قرض پر مشروط نفع کی پیشکش قبول کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12635

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاخری 1444ھ/28 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے گندم کاشت کر دی ہے اب اس کے پاس کھاد لینے کے لئے پیسے نہیں ہیں وہ مجھ سے کہتا ہے کہ ایک لاکھ روپیہ مجھے دے دو، میں ان سے کھاد خرید کر اپنی ضرورت پوری کروں گا۔ پھر جب میری فصل کی کٹائی ہو جائے گی تو آپ مجھ سے اپنے ایک لاکھ روپیہ واپس لے لینا اور اسکے علاوہ چاہو تو گندم لے لینا یا چاہو تو منافع کی مد میں مجھ سے پیسے لے لینا۔ تو کیا میں اُس شخص سے اب گندم یا منافع طے کر کے کٹائی کے بعد اپنی اصل رقم کے علاوہ گندم یا کوئی اور منافع طے کر کے لے سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ جتنا قرض آپ دیں گے، اتنا ہی واپس لیں کہ قرض پر مشروط نفع سود ہے۔ اب نفع خواہ پیسوں کی صورت میں ہو یا گندم کی صورت میں ہو، بہر صورت سود ہے اور سود کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔ نیز اس شخص پر بھی لازم ہے کہ اس نے آپ کو جو سودی پیشکش کی ہے اس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس معاملے میں احتیاط سے کام لے۔

یہاں جائز طریقہ اپنا کر بھی اپنا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے کہ کسان کو جو کھاد چاہیے تو پیسے دینے والے کو کہے کہ وہ خرید کر اپنا قبضہ کرے اور پھر اپنا نفع رکھ کر وہ کھاد کو کسان کو بیچ دے مثلاً ایک لاکھ روپے کی کھاد اس نے خریدی۔ مال دکان سے اٹھا کر اپنے قبضے میں لیا پھر ایک لاکھ پانچ ہزار کا کسان کو ادھار میں بیچ دیا تو اب یہ نفع تجارت کے بدلے میں ہے جو کہ جائز صورت ہے۔

سود کی حرمت اور تجارت کی حلت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾“ ترجمہ کنزالایمان: ”اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔“ (القرآن الکریم، پارہ 03، سورۃ البقرۃ، آیت: 275)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا، وموکلہ“ ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، جلد3، صفحہ 1219، حدیث: 1597، دار احیاء التراث العربی بیروت)

جس قرض پر نفع ملے، وہ سود ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل قرض جر منفعۃ فھو ربا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع، من کرہ کل قرض جر منفعۃ، ج04، ص327، مکتبۃ الرشد)

قرض کی تعریف کے متعلق درمختار میں ہے: ”ما تعطیہ من مثلی لتتقاضاہ“ ترجمہ: جو مثلی چیز تو اس لیے دے کہ اس کا تقاضا کرے گا (وہ قرض ہے) (درمختار مع ردالمحتار، ج07، ص406، کوئٹہ)

دس روپے قرض دے کر بارہ روپے واپس لینے کے متعلق سوال ہوا تو اس کے متعلق امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی، تو بے شک سود و حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ ہے۔ ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے اگر بے ضرورت شرعیہ قرض لیا ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج17، ص278، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”بہر حال یہاں نہیں مگر صورتِ قرض، اور اس پر نفع مقرر کیا گیا' یہی سود ہے اور یہی جاہلیت میں تھا۔“ (فتاوی رضویہ، ج17، ص373، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net